السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

گزشتہ سال میں اپنے رشتہ داروں سے ملاقات کے لیے جدہ گیا اور وہاں کچھ قیام کے بعد میں نے حج کی نیت کر کے میقات جدہ سے احرام باندھ لیا اور حج کے لیے مکہ چلا گیا تو ایک بھائی نے مجھے بتایا کہ میں نے چونکہ احرام کے بغیر میقات سے تجاوز کیا لہذا مجھے ایک جانور ذبح کرنا چاہیے ۔ کیا یہ بات صحیح ہے ؟ جبکہ جدہ ملاقات کے لیے گیا تھا اور ریاض سے روانہ ہوتے وقت میری نیت حج کی نہ تھی ۔ فتویٰ دیجئے جزاکم اللہ خیرا ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر ریاض سے روانہ ہوتے وقت آپ کی نیت حج کی نہ تھی اور یہ نیت آپ نے جدہ میں کی تو پھر آپ کا جدہ سے احرام باندھنا صحیح ہے اور اس صورت میں کوئی فدیہ نہیں ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مواقیت کا تعین کرتے ہوئے فرمایا :

(ہن لہن 'ولمن اتی علیہن من غیر اہلہن 'ممن اراد الحج والعمرۃ 'فمن کان دونہن فمن اہلہ 'حتی اہل مکۃ) (صحیح البخاري 'الحج 'باب مہل اہل مکۃ للحج والعمرۃ 'ح : 1524 وصحیح مسلم 'الحج 'باب مواقیت الحج 'ح : 1181)

"یہ ان علاقوں کے باشندوں کے لیے ہیں اوران کے لیے بھی جو ان کے باشندے تو نہ ہوں لیکن یہاں سے گزریں اوران کا حج اور عمرہ کا ارادہ ہو اور جو ان کے اندر ہوں تو وہ اپنی جگہ ہی سے احرام باندھیں حتیٰ کہ اہل مکہ ، مکہ ہی سے احرام باندھیں ۔"

اس حدیث کے حکم میں اہل جدہ، ام سلم، بحرہ اوران جیسے وہ سب لوگ داخل ہیں کو حدود حرم سے باہر لیکن مواقیت کے اندر رہ رہے ہوں ۔ یہ لوگ جب بھی حج یا عمرہ کا ارادہ کریں تو یہ اپنے گھروں ہی سے احرام باندھیں گے

ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ